۱۵۴واں باب

[صفر ۵ ہجری]

معاشرتی ہدایات اور اصول و ضوابط

۱۱۶: سُوْرَۃُ النِّسَآء [۴-۵ والمحصنٰت]

نزولی ترتیب پر ۱۱۶ویں تنزیل، پانچویں پارے میں وارد قرآن مجید کی چوتھی سورت

﴿آیات ۲۹ تا ۴۳﴾

۳۶۲ کاروبار اور لین دین میں فریب

۳۶۳ ترکے میں سے جائز وارثوں کو محروم کرنا

۳۶۵ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مرد کو خاندانی نظام میں قوام بنایا ہے

۳۶۶ خاندانی نظام میں تنازعات کو حل کا طریقہ

۳۶۶ مسلمان شہریوں کے اوصاف

۳۶۷ خامیاں جو ایک مومن میں نہیں ہو سکتی ہیں

۱۵۴واں باب

معاشرتی ہدایات اور اصول وضوابط

سُوۡرَۃُ النِّسَآء ﴿آیات ۲۹ تا ۴۳﴾

نبی ملاحمؐ جہاں ایک جانب دشمنانِ دین، مشرکینِ قریش، منافقین یثرب، یہود اور اطرافِ مدینہ میں آباد لٹیرے اور تہذیب کی عائد کردہ پابندیوں سے ناآشنا قبائل سے نبرد آزما تھا، وہیں اُس کے سامنے اپنی ٹیم کی اخلاقی تیّاری تھی جسے رہتی دنیا تک مسلم اُمّہ کے لیے ستاروں کی مانند رہ نما اور رسول اللہ کی تعلیمات کا عملی نمونہ بننا تھا۔ ایک مثالی ٹیم کی تیّاری کا کام تو مدینے میں آتے ہی شروع ہو گیا تھا اور سورہ بقرہ نے اس حوالے سے بہت سے اصول وضابطے مہیا کر دیے تھے، اب سورہ نساء وراثت اور عائلی قوانین کے بعد معاشرتی اور اخلاقی تعلیمات مہیا کر رہی ہے۔

کاروبار اور لین دین میں فریب نہ ہو: آپس کی رضامندی سے لین دین میں کسی فریب اور جھوٹ کا دخل نہ ہو اور وہ دونوں جانبین کے لیے سکون واطمینان بخش ہونا چاہیے اور اِس لین دین میں کوئی چیز ایسی نہیں ہونی چاہیے جو شرعاً واخلاقاً ناجائز ہو۔ دُوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانا، دوسرے کو تو برباد کرتا ہی ہے، اُس سوسائیٹی کو بھی برباد کرتا ہے جس میں یہ دھوکہ باز رہتا ہے اور جس میں اُس کی نسلوں کو رہنا ہوتا ہے یوں وہ دھوکہ دینے والا اپنے آپ کو بھی دنیا اور آخرت کی ہلاکت میں ڈالتا ہے، پس یہ اللہ کی مہربانی ہی کا مظہر ہے کہ وہ تم کو ایسے کاموں سے منع کر رہا ہے وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ، وگرنہ اللہ کا کیا نقصان ہے؟ لوگ ظاہری دین داری میں تو بہت مستعد اور طہارت، ڈاڑھی اور پائنچوں کے سائز میں تو بہت حسّاس ہوتے ہیں مگر کاروبار میں جھوٹ بول کر نفع کمانا، رشوت اور سود کے لین دین کو شیرِ مادر سمجھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ، کاروبار میں فریب اور کھلی بددیانتی کو معمولی نہیں بلکہ بڑے گناہوں میں شمار کرتا ہے۔ اور اِس بات کو اصول کے طور پر بیان کرتا ہے کہ اگر تم بڑے گناہوں سے بچو گے تو ہم دیگر گناہوں کو چھوٹا جان کر معاف کر دیں گے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ بڑے گناہوں میں اوّلین شرک [اللہ کی ذات، صفات اور حقوق میں کسی اور کو شریک کرنا] ہے اور دیگر میں قتل، زنا، والدین کو مارنا یا شدید اذیت پہنچانا، جہر کے ساتھ چھوٹے گناہوں پر جماؤ اور تکبر اور ڈھٹائی کے ساتھ نیکی اور حق کے مقابلے میں طاغوت بن جانا۔

جو دوسروں کو ملا ہے اُس پر حسد نہ کرو: انسانی معاشرے کے سدھار اور اُس کو امن کا گہوارہ بنانے کی جہاں دعوت دی جا رہی ہے وہیں موقع کی مناسبت سے انسانی نفسیات کے ایک پہلو کی جانب جو معاشرے میں جرائم اور

بے سکونی کا باعث بنتا ہے توجہ دلائی جارہی ہے وہ یہ کہ اللہ نے تمام انسانوں کو شکل وصورت، صلاحیتوں ،مال دولت اور خاندانی مرتبے میں یکساں نہیں بنایا ہے بلکہ ان کے درمیان بے شمار حیثیتوں سے فرق رکھے ہیں۔اسی فرق کے ذریعے دنیا کا نظام چلتا ہے کہ اگر سارے ہی بادشاہ بن جائیں تو رعایا کون ہو، ہر ایک امام ہو تو مقتدی کون ہو۔اس فرق کو زبردستی مٹایا نہیں جاسکتا ہے،اِس فرق کو مٹانے کی کوشش میں کامیاب ہونے والے خود بڑے اور باقی چھوٹے بن جاتے ہیں، صاحبان سرمایہ اور غریب عوام میں عدم مساوات کو مٹانے کی کوشش میں کمیونسٹ پارٹی بڑی بن کر چھوٹے عوام کالانعام کے سامنے عدم مساوات کا نشان بن گئی تھی۔

آدمی کی نفسیات یہ ہے کہ جسے بھی اپنے مقابلہ میں بہتر پاتا ہے اُس سے حسد و دشمنی پر تُل جاتا ہے۔جو خوبی اُسے جائز طریقوں سے نہیں ملتی یا مل ہی نہیں سکتی مثلاً بری شکل وصورت اور قد و قامت والے کو حسن اور وجاہت اور بے وقوف کو ذہانت نہیں مل سکتی تو ایک نادان انسان ناجائز تدبیروں سے عزت و مرتبہ حاصل کرنے پر اُتر آتا ہے اور ناجائز ذرائع سے بڑا، دولت منداور عزت مند بننے اور کسی طور دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگ جاتا ہے، نتیجتاً سوسائیٹی کے ہر شعبہ میں ایک رسہ کشی اور گندی سیاست چل پڑتی ہے۔قرآن میں فرمایا جارہا ہے کہ جو انعامات اللہ نے دُوسروں پر کیے ہیں اُن کو اُن سے چھین کر اپنے لیے حاصل کرے کی کوشش نہ کرو،اُن سے حسد ودشمنی پر نہ اُتر آؤ اور اُن کی تمنّا میں نہ مرے جاؤ البتہ اللہ سے فضل کی دُعا کرو،اِس دنیا کا مال و دولت، عزت واقتدار ناپائیدار اور محض وقتی ہے، اصل کامیابی اور انعامات آخرت کے لیے ہیں جہاں ایمان اور نیکیاں ہی انسان کے مرتبے اور اُس کی کامیابی کا تعین کریں گی۔ مرد ہوں یا عورتیں، جس کو جتنی استعداد اور صلاحیت اور مواقع دیے گئے ہیں اُسی کی مناسبت سے اُن کا آسان یا مشکل امتحان ہے اور اُسی دائرے میں اُن کی کارکردگی کا معیار اُن کے لیے انعامات و عزت و مرتبے کا باعث ہو گا نہ کہ اُن کا مرد یا عورت ہونا یا کسی کا وزیر اعظم اور دوسرے کا مزدورِ بے مایہ ہونا۔

ترکے میں سے جائز وارثوں کو محروم کرنا : سوسائیٹی میں بے سکونی اور ناپسندیدہ رقابتوں اور دشمنیوں کو ختم کرنے کے لیے ایک اور بڑی خرابی کی اصلاح کی طرف اللہ ہمیں توجہ دلاتا ہے: بسا اوقات ذاتی دوستیاں اور شناسائیاں دوسروں سے بھی اور اپنے اہلِ خانہ میں بھی اور کاروباری حلقوں میں بھی انسان کو اتنا متاثر کرتی ہیں کہ وہ اپنے ترکے میں ناجائز طریقوں سے جائز وارثوں کو اُن کے حصے سے محروم کرنے یا حق سے کم پہنچانے کے لیے تدبیریں کرتا ہے، مثلاً اپنے بھائی یا بہن کے بجائے اپنی گرل فرینڈ/ سکریٹری یا کسی دوست یا اپنی اولاد میں سے کسی ایک لاڈلے یا لاڈلی کو یا منہ بولے بیٹے کو اپنا وارث بنانے کی یا زیادہ دلانے کی کوشش کرے۔

جاہلیت کی ماری [وحی سے بے زار و ناآشنا اور انسانی عقل کی ماری] مغربی تہذیب میں ایسے ایسے دانشور اور روشن خیال اکثر منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں جو اپنی ناہنجار اولاد سے ناراض ہو کر اپنے پالتو کتے یا بلی کو اپنا وارث بنا دیتے ہیں۔ اوپر کی سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے اُس کو ذہن میں رکھ کر تلاوت کیجیے اور ترجمے اور مفہوم کو دیکھیے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ۵۶

اے ایمان والو! آپس میں ایک دُوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ، مگر باہمی رضا مندی سے تجارت [تبادلہ و خرید و فروخت] کے ذریعے ایک دوسرے کے مال کو لے سکتے ہو، اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالنا۔ یقین جانو کہ اللہ تمھارے اُوپر مہربان ہے ○ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اُس کو ہم جلد سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے ○ اگر تم اُن بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے منع کیا جارہا ہے تو ہم تمھاری معمولی بُرائیوں پر پوچھ گچھ نہ کریں گے اور تم کو عزّت کی جگہ رکھیں گے ○ اور اللہ نے جو کچھ تمھارے مقابلے میں کسی دُوسرے کو فضیلت دی ہے اُس کی تمنّا نہ کرو، جو کچھ مَرد کمائیں گے وہی اُن کا حصّہ ہے اور جو کچھ عورتیں کمائیں گی وہی اُن کا حصّہ۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دُعا مانگتے رہو بلاشبہ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ○ اور ہم نے والدین اور رشتہ داروں کے چھوڑے ہوئے [مال] میں سے ہر ایک کے لیے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ اب رہے وہ لوگ جن سے تمھارے عہد و پیمان ہوں تو ان کا حصّہ انھیں دو، یقیناً اللہ ہر چیز پر نگراں ہے ○ ۵۶

اے ایمان والو! آپس میں ایک دُوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ، مگر باہمی رضامندی سے تجارت [تبادلہ و خرید و فروخت] کے ذریعے ایک دوسرے کے مال کو لے سکتے ہو، اور خبردار اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالنا؛ کہ دیکھو، دوسرے کا مال کھانا اُسے قتل کرنے کے اور خود، خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔

یقین جانو کہ اللہ تمھارے اُوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا [دوسروں کا مال فی الاصل ناجائز طریقے سے کھائے گا خواہ بظاہر اور قانونی اعتبار سے جائز نظر آتا ہو] اُس کو ہم جلد سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لیے بالکل آسان ہے، ذرا مشکل نہیں ہے۔ اگر تم اُن بڑے کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمھیں نازل ہوتی ہوئی اس کتاب میں اور خصوصاً پچھلی آیات میں منع کیا جارہا ہے تو ہم تمھاری معمولی بُرائیوں پر پوچھ گچھ نہ کریں گے اور تم کو عزّت کی جگہ رکھیں گے۔ اور دنیاوی مال و دولت، شان و شوکت قوت و صلاحیت اور مرتبہ و مقام کے اعتبار سے اللہ نے جو کچھ تمھارے مقابلے میں کسی دُوسرے کو زیادہ دیا ہے اس کی تمنّا نہ کرو، اس کارگہہ امتحان میں جیتنے اور کامیاب ہونے کے لیے ان عارضی چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں، تمھاری اصل کمائی تمھارے اخلاص والے نیک اعمال ہیں۔ نیکیوں کی اِس دوڑ میں جو کچھ مَرد کمائیں گے وہی اُن کا حصّہ ہے اور جو کچھ عورتیں کمائیں گی وہی اُن کا حصّہ۔ اسی حصے کے اعتبار سے آخرت میں ہمیشگی کے لیے ہار، جیت اور مرتبے و مقام کا تعین ہو گا۔ ہاں اپنی دنیاوی ضروریات اور آسانی و عافیت کے لیے اللہ سے اس کے خزانے سے دنیا میں بٹنے والے انعام و اکرام اور فضل کی دُعا مانگتے رہو تو اِس میں کوئی مضائقہ نہیں مگر اصل مانگنے کی چیز آخرت کا گھر ہے۔ تمھاری دعائیں، ضروریات، نظام کائنات اور امتحان کی حکمت، بلاشبہ اللہ اِن میں سے ہر چیز کا مکمل عِلم رکھتا ہے۔ اور ہم نے والدین اور رشتہ داروں کے مرنے پر اُن کے چھوڑے ہوئے مال میں سے موت کے انتظار میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہر ایک کے لیے وارث مقرر کردیے ہیں۔ اب رہے وہ لوگ جن سے تمھارے قرض و کاروبار یا دیگر کاموں کے لیے کسی نوع کے عہد و پیمان ہوں تو ان کا حصّہ ہمارے مقرر کردہ وارثوں کی حق تلفی کے بغیر انھیں دو، یقیناً اللہ ہر چیز پر نگراں ہے۔ ۵۶

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مرد کو خاندانی نظام میں قوّام بنایا ہے: کسی ادارے یا نظام کو درست طور پر کھڑا رکھنے اور چلانے والے کو قوّام یا قیّم کہتے ہیں، وہ اُس ادارے یا نظام کی نگرانی اور اس کے لیے وسائل مہیّا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جسمانی اعتبار و خصوصیات کے لحاظ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مرد کو خاندانی نظام میں قوّام بنایا

ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ تاکہ وہ عورت کی اور خاندان کی حفاظت و نگرانی کے ساتھ وسائل زندگی مہیا کرے۔

خاندانی نظام میں تنازعات کو حل کا طریقہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" بہترین بیوی وہ ہے کہ جب تم اُسے دیکھو تو تمھارا جی خوش ہو جائے، جب تم اُس کو کسی بات کو کہو تو وہ فرماں برداری کرے، اور تمھاری گھر سے غیر موجودگی میں تمھارے مال کی اور عزت کی حفاظت کرے"۔ فرماں برداری کے ضمن میں یہ اصول اللہ کی نافرمانی میں کسی شوہر کی کجا حکومت کی بھی فرماں برداری نہیں کی جاسکتی۔ حد سے بڑھی سرکشی، جس میں سمجھانا بجھانا کام نہ آرہا ہو، اُن سے ناراضگی کا اظہار بستروں کو علیحدہ کرنے سے ہو سکتا ہے، اور شدید ضرورت کے وقت اگر یقین ہو کہ اصلاح ہو جائے گی نہ کہ غصے اُتارنے کے لیے، ہلکی سی مار جو چہرے پر نہ ہو اور نشان و زخم نہ چھوڑے اور کسی اندرونی چوٹ کا باعث نہ ہو ایک آدھ مرتبہ ہو سکتی ہے بار بار ہرگز نہیں، ایسی سرکشی پر ثالثی یا عدالت سے رجوع ضروری ہے۔ مرد کو قوّام ہونے کی بنا پر یہ اختیار دیا گیا ہے، اِس کے بے جا استعمال پر عورت احتجاج یا علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ لیکن پہلے گھر میں جھگڑے اور شکایتوں کو رفع کرنے اور صلح صفائی کی کوشش کر لینی چاہیے۔

شریف اور عالی ظرف مسلمان شہریوں کے اوصاف: ایک اچھے معاشرے کا قیام، اقامتِ دین کا جزوِ لاینفک ہے، اب جب جنگ کے بعد شہدا کی وراثت کے ساتھ بیوہ خواتین اور جوان یتیم لڑکیوں کے مسائل کے حوالے سے شادیوں کے بارے میں ہدایات کی ایک دم ضرورت کا اظہار ہوا تو اِن معاملات میں رہ نمائی کے ساتھ موقع کی مناسبت سے خاندانی نظام اور جھگڑوں کی صورت میں اُن سے شریفانہ اور عالی ظرفی سے نبٹنے کا تذکرہ ہوا ہے تو شریف اور عالی ظرف مسلمان شہریوں کے اوصاف پر بھی گفتگو شروع ہو گئی ہے۔ یہ اللہ کی شانِ کریمی ہے کہ ایک اچھے انسان کے لیے اُس نے اپنے حق کے بعد والدین کے حق کی ادائیگی کو شرافت اور عالی ظرفی کا معیار قرار دیا اور ابنائے جنس میں والدین کے بعد رشتہ داروں کا ذکر کیا کہ وہ تمھاری نیکی، نرمی اور ایثار کے زیادہ مستحق ہیں پھر اُس کے بعد نیکی اور نرمی کے مستحق لوگوں میں ہر وہ فرد ہے جو کسی بھی طرح تمھاری قربت میں آجائے، مسجد میں، سواری میں، ٹرین یا جہاز میں، بازار میں دکان پر شاپنگ مال میں، کسی آفس میں یا ہسپتال میں یا راہ چلتے، ہر جگہ اپنے قریب کمزوروں، عورتوں، بچوں، بزرگوں، معذوروں کو ہی نہیں جس کسی کو بھی آپ آرام پہنچا سکیں اور اُس کے لیے ایثار سے کام لے کر خود کم پر راضی ہو جائیں اور دوسرے کو اُس کے حق سے زیادہ دے دیں، بشرطے کہ وہ متکبر و مغرور نہ

ہو کہ متکبر اور مغرور سے نرمی اُس کے تکبر اور فرعونیت میں اضافہ کرتی ہے۔

پہلو کے ساتھی الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ کے ساتھ نیکی اور ہر جگہ آگے بڑھ کر دوسرے کو عزت دینا اور اُس کو اُس کے حق سے زیادہ دینے پر آمادہ رہنا اُس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ انسان کے اندر سے ہر نوع کا تکبر اور ہر قسم کی اکڑ اور طرم خانی نہ نکل چکی ہو اور وہ اپنے آپ کو محض ایک اللہ کا عاجز بندہ جو آخرت کا مسافر ہے نہ جانتا ہو۔ چناں چہ جو لوگ اپنے والدین، رشتے داروں، اجنبی ہمسایوں اور پہلو کے ساتھیوں کے ساتھ احسان کا رویہ نہیں رکھتے یقیناً اُن کے دماغ کی کوئی خرابی ہے، کوئی تکبر اور کوئی اکڑ ہے، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿٣٦﴾ اللہ اپنی بڑائی چاہنے والے، مغرور اور فخر کرنے والے کسی بندے کو پسند نہیں کرتا۔

خامیاں جو ایک مومن میں نہیں ہو سکتی ہیں: انسانِ مطلوب بلکہ بجا طور پر کہیے کہ مومنِ مطلوب کی سیرت کے اوصاف دکھانے کے بعد اُن انسانی خامیوں کا ذکر ہو رہا ہے جو دین کی سربلندی اور اسلامی حکومت کے قیام میں مصروف لوگوں میں ہرگز نہیں ہونی چاہیے ہیں۔ اُن میں سب سے پہلی یہ ہے کہ وہ کنجوس مکھی چوس نہیں ہوتے، اللہ نے اُن پر جو فضل کیا ہے اُس کو اپنی ذات اور اپنے اہل و عیّال پر خرچ کرتے ہیں اور فراخ دلی کے ساتھ رشتہ داروں اور اللہ کے بندوں پر خرچ کرتے ہیں اور اللہ کے دین کی سربلندی اور اقامت کے لیے بھی اُن کا دل کشادہ ہوتا ہے۔

جس طرح وہ کنجوسی سے کوسوں دور ہوتے ہیں اُسی طرح وہ فضول خرچی سے بھی دور ہوتے ہیں اور ایسے دکھاوے اور عیاشی کے اور گناہ کے کاموں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جن کا ایک شریف آدمی سے تصور نہیں کیا جاتا۔ اپنی شان جتانے کے لیے عالیشان مکانات بنانے اور مہنگے کپڑوں، ڈرائنگ رومز کی بے جا سجاوٹ، شادیوں میں رسومات اور آتش بازی اور سرمایہ داری کے نشان، فائیو اور سیون اسٹار ہوٹلوں سے وہ از بس دور رہتے ہیں۔ دکھاوے کے کام کرنے والے فضول خرچ دراصل اللہ کے بندے نہیں شیطان کے بندے ہوتے ہیں خواہ پانچ وقت نماز اور ہر سال حج کرتے اور صبح شام اسلامی انقلاب کے بلند بانگ نعرے لگاتے ہوں۔

اگلی آیت میں کہا جا رہا ہے کہ ہر پیغمبر اپنے دَور کے لوگوں پر میدانِ حشر میں اللہ کی عدالت میں گواہی دے گا کہ زندگی کا وہ شریفانہ اور آسان راستا؛ جو شرک، غرور و تکبر، کنجوسی اور فضول خرچی سے پاک محسنین کا راستا ہے، وہ انسانوں تک پہنچا کر آیا ہے اور اے محمدؐ ہم تمھیں گواہی کے لیے طلب کریں گے وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾۔ احادیث میں وارد ہیں کہ نبی ﷺ یہ آیہ مبارکہ مختلف اوقات میں صحابہ سے سن کر بہت رُوئے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ
بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ
اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ
حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ
وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ
اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ
سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا
﴿۳۴﴾ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ
وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ
اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي
الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ
الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ
الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ
ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾

مرد کو عورتوں کا سربراہ بنایا ہے، اس لیے کہ اللہ نے ایک پر دوسرے کو فضیلت دی ہے، اور اس بنا پر کہ مرد اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک عورتیں ہیں وہ فرماں بردار ہوتی ہیں اور اپنے شوہروں کے پیٹھ پیچھے رازوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ بھی رازوں کی حفاظت فرماتا ہے۔۔ اور جن عورتوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو انھیں سمجھاؤ، الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انھیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تمھاری فرماں بردار ہو جائیں تو زیادتی کے رستے تلاش نہ کرو، یقین رکھو کہ اللہ بڑی طاقت و قدرت والا ہے ○ اور اگر تمھیں میاں اور بیوی کے درمیاں اختلاف کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک ثالث عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو، اگر دونوں خلوصِ نیت سے اصلاح کے طلب گار ہوں گے تو اللہ اُن دونوں کے درمیان سازگاری کا رستا نکال دے گا۔ بے شک اللہ جانتا ہے اور باخبر ہے ○

اور اللہ ہی کی بندگی کرو، اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، بڑھ چڑھ کر خدمت اور نرمی کا برتاؤ کرو

- ماں باپ کے ساتھ
- قرابت داروں اور یتیموں اور غریب ناداروں کے ساتھ بھی
  اور اسی طور
- رشتہ دار پڑوسیوں، اجنبی ہمسایوں، اور اُس سے جو پہلو میں آجائے
- اور مسافر سے، اور ملازموں اور زیرِ سایہ لوگوں سے۔

یقین جانو اللہ [ایسا سلوک نہ کرنے والے] اپنی بڑائی چاہنے والے، مغرور اور فخر کرنے والے کسی بندے کو پسند نہیں کرتا ○

خاندانی نظام میں مرد کو عورتوں اور بچوں کا سربراہ بنایا گیا ہے، اس لیے کہ اس کائنات کے نظام کے تمام امور میں سارے لوگ یکساں نہیں بلکہ اللہ نے ایک پر دوسرے کو فضیلت دی ہے، اور مرد کی یہ سربراہی اس بنا پر کہ کنبے کی کفالت کی ذمہ داری بہ حدِ استطاعت مرد پر ہے اور وہ، اپنے مال کو اُن پر خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک عورتیں ہیں وہ شوہروں کی فرماں بردار ہوتی ہیں اور اپنے شوہروں کے پیٹھ پیچھے اُن کے مال، ارادوں اور عیوب کے رازوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ بھی رازوں کی حفاظت فرماتا ہے۔۔ اور اپنی جن عورتوں سے تمھیں حدود سے بڑھ جانے والی سرکشی کا اندیشہ ہو انھیں سمجھاؤ، الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انھیں ہلکی مار کی سزا دو پھر اگر وہ تمھاری فرماں بردار ہو جائیں تو اپنے نفس کی تسکین کے لیے اُن پر جھوٹی الزام تراشی اور زیادتی کے لیے رستے اور بہانے تلاش نہ کرنا، یقین رکھو کہ اُوپر اللہ موجود ہے جو تم کو سزا دینے کے لیے بڑی طاقت و قدرت والا ہے۔ اور اگر تمھیں میاں اور بیوی کے درمیان اختلاف و ناراضگی کو آخری حدوں پر پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک ثالث عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو، اگر دونوں ثالث خلوصِ نیت سے اصلاح کے طلب گار ہوں گے تو اللہ اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان سازگاری کا رستا نکال دے گا۔ جھگڑوں کے ارادے ہوں یا معافی کے، صلح کی خواہش ہو یا زیادتی پر آمادگی بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور نیتوں سے باخبر ہے۔ اور اللہ ہی کی عبادت اور بندگی کرو، اِس معاملے میں اُس کے ساتھ کسی گزرے ہوئے یا زندہ انسان یا کسی بھی اُس کی پیدا کردہ چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور بڑھ چڑھ کر خدمت اور نرمی کا برتاؤ کرو

- ماں باپ کے ساتھ
- قرابت داروں اور یتیموں اور غریب ناداروں کے ساتھ بھی

اور اسی طور

- رشتہ دار پڑوسیوں، اجنبی ہمسایوں، اور اُس سے جو سفر و حضر میں، خرید و فروخت میں، کسی تقریب میں یا دفتر و بازار میں دفتر و بازار میں کہیں بھی پہلو میں آجائے

- اور مسافر سے، اور ملازموں اور زیرِ سایہ لوگوں سے۔

یقین جانو اللہ ایسا سلوک نہ کرنے والے، اپنی بڑائی چاہنے والے، مغرور اور فخر کرنے والے کسی نفس پرست اور ظالم بندے کو پسند نہیں کرتا۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ
مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ
قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَ مَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ
عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ
يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ
بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ
شَهِيْدًا ﴿ؕ۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى
بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ
حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ ۶۷

اور جو لوگ کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی تلقین کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل میں سے انھیں دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں۔ ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے عذابِ ذلت تیار کر رکھا ہے ○ اور وہ لوگ بھی جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت کے دن پر شیطان جس کا رفیق ہوا، کیا ہی بُری اُسے رفاقت ملی ○ بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے۔ اللہ تو ان سے اچھی طرح باخبر ہے ○ اللہ تو کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم [حق تلفی] نہیں کرتا۔ اگر ایک نیکی ہو تو اللہ اُسے کئی گنا کر دیتا ہے اور پھر خاص اپنے پاس سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے ○

اُس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور ان لوگوں پر تمھیں گواہ بنائیں گے ○ اُس دن وہ لوگ جنھوں نے بات نہ مانی اور اس کی نافرمانی کرتے رہے، آرزو کریں گے کہ کاش زمین شق ہو جائے اور وہ اس میں دفن ہو جائیں۔ یہ وہاں اپنی کوئی حرکت اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ○ ۶۷

اور وہ لوگ بھی اللہ کو سخت ناپسند ہیں جو خود بھی جائز ضروریاتِ زندگی اور نیکی کے کاموں پر خرچ کے معاملے میں کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں یعنی اپنے اہل و عیال اور دوست و احباب کو بھی اسی کنجوسی کی تلقین کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل کے خزانے میں سے انھیں دیا ہے اُسے اِس ڈر سے چھپاتے ہیں

کہ کوئی ضرورت مند یا حق دار مانگ نہ لے۔ ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے عذابِ ذلت تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے ، اپنی امارت اور بڑائی دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کا اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ چاہے اپنے ایمان اور اسلام کا کتنا ہی اعلان کیوں نہ کریں نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت کے دن پر کنجوسوں اور فضول خرچوں کا سرپرست تو شیطان ہے اور شیطان جس کا رفیق ہوا، کیا ہی بُری اُسے رفاقت ملی۔ بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ نام نہاد مسلمان بننے کے بجائے صدقِ دل سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے بغیر کنجوسی اور دکھاوے کے خرچ کرتے۔ اللہ تو ان کی حرکتوں سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اللہ تو کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اور کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم [حق تلفی] نہیں کرتا۔ اگر ایک نیکی ہو تو یہ اعتبارِ خلوص و نیت اللہ اُسے کئی گنا کر دیتا ہے اور پھر خاص اپنے پاس سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔

ذرا تصور میں تو لاؤ کہ اس وقت کیا حال ہو گا یعنی روزِ قیامت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور ان لوگوں پر اے محمدؐ تمھیں گواہ بنائیں گے۔ اُس دن وہ تمام لوگ جنہوں نے رسُولؐ کی بات نہ مانی اور پیہم اس کی نافرمانی کرتے رہے، آرزو کریں گے کہ کاش زمین شق ہو جائے اور وہ اس میں دفن ہو جائیں۔ دنیا کو دھوکہ دینے والے یہ مسلمان منافقین وہاں اپنی کوئی حرکت اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔ ۴۶

اِس گفتگو کے بعد نشہ آور چیزوں کے متعلق دُوسرا حکم ہے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى جو نشے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کر رہا ہے۔ اس کے کچھ مدّت بعد شراب کی قطعی حُرمت کا وہ حکم آیا جو سُورۂ مائدہ میں مذکور ہے جسے ہم ان شاء اللہ اُس کی زمانی نزولی ترتیب کے موقع پر بیان کر سکیں گے۔

تیمم کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں کہا جا رہا ہے کہ جب پانی نہ ملے [یا پانی تو موجود ہو مگر بیماری یا کسی بھی وجہ سے اس کا استعمال ممکن نہ ہو] تو پاک مٹی کی طرف رجوع کا ارادہ کر لو ..... فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ..... تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مار کر مُنہ پر پھیر لیا جائے، پھر دُوسری دفعہ ہاتھ مار کر کُہنیوں تک ہاتھوں پر پھیر لیا جائے تاہم ایک دفعہ ہی ہاتھ مارنا بھی کافی ہوتا ہے جسے منہ پر بھی پھیر لیا جائے اور کلائی تک ہاتھوں پر بھی۔ تیمم کے لیے ضروری نہیں کہ زمین ہی پر ہاتھ مارا جائے۔ تیمم کے لیے ہر گرد آلود چیز اور ہر وہ چیز جو زمین کے خُشک اجزاء پر مشتمل ہو کافی

ہے۔بظاہر تیمم سے کوئی صفائی نہیں ہوتی مگر طہارت کی حِس اور نماز کا احترام قلب وذہن میں پرورش پاتا اور موجود رہتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اے ایمان والو، جب تک تم نشے کی حالت میں ہو تو اُس وقت تک نماز ادانہ کرو جب تک کہ جو کچھ تم کہو اُس کو سمجھنے لگو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز ادانہ کرو اُس وقت تک جب تک کہ نہانہ لو، اِلّا یہ کہ گزرتے ہوئے ...۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو اور پانی دست یاب نہ ہو پھر تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آئے، یا تم نے عورتوں کو چھوا (touch) ہو تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو، بے شک اللہ در گزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ○

اے ایمان والو، نشہ آور چیزوں کے استعمال کے سبب جب تک تم نشے کی حالت میں ہو تو، اُس وقت تک نماز ادانہ کرو جب تک کہ جو کچھ تم کہو اُس کو سمجھنے لگو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز ادانہ کرو اور نہ ہی مسجد میں جاؤ اُس وقت تک جب تک کہ نہانہ لو، اِلّا یہ کہ گزرتے ہوئے مسجد کا صحن یا کوئی حصہ آ جائے[۳۹]۔ اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو اور پانی کا استعمال ممنوع ہو، یا سفر میں ہو اور پانی دست یاب نہ ہو اور ایسے مواقع پر تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آئے، یا تم نے عورتوں کو چھوا (touch)[۴۰] ہو تو پاک مٹی سے تیمم کا کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو، بے شک اللہ نرمی سے کام لیتے ہوئے غیر معمولی حالات میں ہونے والی فرو گزاشتوں سے بہت زیادہ در گزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

---

۳۹ یاد رہے کہ یہ آیات مسجدِ نبوی میں نازل ہو رہی ہیں جو مسجد ہی نہیں مہمان خانہ بھی تھی، نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد، بسا اوقات سترّ (۷۰) تک اصحاب الصفہ کی جہاں مقیم ہوتی تھی، اُن لوگوں کو اپنی ضروریات کے لیے لازماً مسجد سے گزرنا ہوتا تھا۔

۴۰ وظیفہ زوجیت کے لیے استعاراتی اشارہ ہے